REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱/

۷ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۲۶ صلح ۱۳۲۹ ہش	۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ جنوری۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج گلے میں تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت آج اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب بالالتزام حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

پاکستانی ملازموں کا سامان روک لیا

کراچی ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانی حکام نے مثلاً گوری وغیرہ دو اسٹیشنوں کے ریلوے ملازموں کے سامان سے بھری ہوئی ۱۰۳ ویگنیں روک لی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ دونوں اسٹیشن پہلے حکومت پاکستان کے نظم و نسق کے ماتحت چلتے تھے۔ اب یہ ملازم مشرقی پاکستان واپس آ رہے تھے۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ پاکستانی نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر مسٹر الطاف حسین نے ایک بیان میں کانفرنس کے سیکرٹری مسٹر حمید نظامی کو یقین دلایا ہے کہ وہ فروری میں پبلک سیفٹی ایکٹ پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک خاص اجلاس بلائیں گے۔

پاکستان کے ساتھ برطانیہ کا رویہ منصفانہ نہیں ہے

پشاور ۲۵ جنوری۔ آج برطانیہ کے تعلقات دولت مشترکہ کے نائب وزیر پشاور پہنچے اور درہ خیبر سے لنڈی کوتل تک آئے۔ یہاں آپ سے بہت سے قبائلی ملکوں نے ملاقات کی اور بتایا کہ پاکستان کے ساتھ حکومت برطانیہ کا رویہ منصفانہ نہیں ہے۔ اور وہ ہندوستان کو خوش کرنے کے سلسلے میں حد سے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے ریڈ کلف ایوارڈ کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے کہا۔ اگر وہ انصاف کی بنیاد پر ہوتا۔ تو کشمیر کا مسئلہ بھی ہرگز پیدا نہ ہوتا۔ انہوں نے پاکستان سے اپنی محبت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔

کوئلے کی پہلی قسط

کراچی ۲۵ جنوری۔ خبر ملی ہے۔ کہ پولینڈ سے ۱۰ ہزار ٹن کوئلہ لے کر ایک جہاز پاکستان کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ یہ اس ۲½ لاکھ ٹن کوئلے کی پہلی قسط ہے۔ جو پولینڈ ایک تجارتی معاہدے کے مطابق پاکستان کو سپلائی کرے گا۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ پاکستان کی صنعتوں کو مالی امداد دینے والے ادارے کے ڈائرکٹروں کے بورڈ نے آج ۳۲ لاکھ کے قرضوں کی منظوری دی ہے۔ یہ ادارہ اب تک ۴۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپے بطور امداد قرض دے چکا ہے۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ اس سال کل پاکستان میں چاول کی کل فصل ۷۶ لاکھ ۴۸ ہزار ایکڑ رقبے میں کاشت کی گئی ہے۔ جو گذشتہ سال کے مقابلے میں ایک فیصدی کم ہے۔

مختصرات

لنڈن ۲۵ جنوری۔ نیویارک سے ایک اطلاع کے مطابق اوائل فروری میں ایک ۹۸۰ فٹ لمبے جہاز کی تعمیر شروع ہو جائیگی۔ اس میں دو ہزار کے قریب مسافروں کے لئے جگہ ہوگی۔ اس تعمیر پر اخراجات میں سے اندازاً دو کروڑ دس لاکھ ڈالر یونائیٹڈ اسٹیٹس لائن ادا کریگی۔ باقی چار کروڑ ڈالر حکومت ادا کریگی۔ (رسٹار)

کینیڈا ۲۵ جنوری۔ ایک ماہر کناڈی سائنسدان نے ACTH نامی ایک دوائی ایجاد کی ہے۔ جس سے وجع مفاصل کے مریض تین دن کے اندر اندر اچھے ہو جاتے ہیں۔ (رسٹار)

کراچی ۲۵ جنوری۔ رائل پاکستان نیوی کے حکام پاکستان کے مغربی ساحل کا اس نظریہ سے جائزہ لے رہے ہیں۔ کہ کیا اس ساحل پر کسی نئی بندرگاہ کے قیام کا امکان ہے۔ اسی طرح مشرقی پاکستان کے ساحل کی بھی سروے کی جا رہی ہے۔

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ امریکی حکام کی ایک اطلاع کے مطابق جمعے کے دن امریکہ اور شمالی اوقیانوس کی بہت سی طاقتوں کے درمیان ”امداد اسلحہ“ کے معاہدات ہو جائیں گے۔

مدراس ۲۵ جنوری۔ مدراس پولیس نے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر سو سو روپے کے ۱۲۰ جعلی نوٹ برآمد کئے ہیں۔ اس سلسلے میں سات افراد کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ ان کے قبضے سے جعلی نوٹ بنانے کی ایک مشین بھی دستیاب ہوئی ہے۔

آسٹریلیا میں ۲ لاکھ مزید افراد

سڈنی ۲۵ جنوری۔ آباد کاری کے نئے منصوبے کے ماتحت آسٹریلیا زیادہ سے زیادہ برطانوی نسل کو آباد کرنا چاہتا ہے۔ متعلقہ محکمہ کے وزیر مسٹر ہولٹ نے کل بتایا کہ آسٹریلیا اس سال دو لاکھ افراد کو آباد کرے گا۔ جن میں ایک لاکھ افراد برطانوی ہوں گے۔ (رسٹار)

صدر جمہوریہ ہند کے نام گورنر جنرل پاکستان کا پیغام مبارکباد

کراچی ۲۵ جنوری۔ پاکستان کے گورنر جنرل ہز ایکسیلنسی الحاج خواجہ ناظم الدین نے ہندوستان کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کو مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔ آپ نے اس پیغام میں اپنی۔ اپنی حکومت اور پاکستانی عوام کی طرف سے ڈاکٹر راجندر پرشاد کو اس نئے اعزاز پر مبارکباد کا پیغام دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے اس نئے دور میں داخل ہونے سے دونوں حکومتوں میں دوستانہ اور خیرخواہی کے تعلقات میں بیش مقدار اضافہ ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ آج رات کے بارہ بجے ڈاکٹر راجندر پرشاد ہندوستان کے پہلے صدر کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ آپ نے اسی قسم کا ایک پیغام آسٹریلیا کے گورنر جنرل کو آسٹریلیا کے سالانہ جشن کے موقعہ پر بھیجا ہے۔

ڈھاکہ ۲۵ جنوری۔ آسام کی ایک سیاسی جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر جے کے سنگھ نے حکومت ہندوستان سے یہ مطالبہ کیا

اینگلو اسرائیلی تجارتی مذاکرات

لنڈن ۲۵ جنوری۔ ایک سرکردہ اسرائیلی مالیاتی ماہر حکومت برطانیہ سے گفتگو کے لئے لنڈن آئے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اسرائیل کی شدید مالی اور اقتصادی دقتوں کے پیش نظر یہ مطالبہ کریں گے۔ کہ فلسطین کے منجمد فنڈ کا زیادہ سے زیادہ حصہ اسرائیل کو روانہ کر دیا جائیگا۔ یہ بھی قرینہ ہے۔ کہ برطانیہ اس مطالبے کو بہت کم حد تک پورا کر سکے گا۔ اور امتیازی سلوک روا نہیں رکھ سکے گا۔ (رسٹار)

جرمنی میں آٹھ لاکھ افراد ناجائز درآمد برآمد میں مصروف ہیں

برلن ۲۵ جنوری۔ برطانی حفاظتی افسروں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ جرمن پولیس کی اس میں مدد کریں۔ کہ ناجائز درآمد کے جال کو توڑا جا سکے۔ جس نے جرمن دکانوں کو سستے قہوہ اور لاکھوں امریکی سگریٹوں سے بھر دیا ہے۔ فرانکفرٹ پیر کے روز اس سلسلے میں ایک خفیہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں ناجائز درآمد کے سیلاب کو روکنے کے ذرائع پر غور کیا گیا۔ جس میں ۴۰ کروڑ سگریٹوں کی ماہانہ درآمد بھی شامل ہے۔ جو جرمن ضروریات کا پانچواں حصہ ہے۔ تفتیش میں دقت کی وجہ یہ ہے۔ کہ جرمن عوام پولیس کی امداد نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ یہ سامان کنٹرول کے نرخ سے زیادہ ارزاں ملتے ہیں۔ برطانی حکام کا اندازہ ہے۔ کہ جرمنی کو غذا اور دوسرے سامان کی اس ناجائز درآمد میں ۶ لاکھ سے ۸ لاکھ افراد تک مصروف ہیں۔ یہ درآمد کرنے والے مسلح گروہوں میں کام کرتے ہیں۔ اور بعض ان کا جتھا دو دو سو افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ بلجیم اور فرانس کی سرحدوں پر یکبارگی اجتماعی طور پر ہلہ بول دیتے ہیں۔ اب پولیس والوں کو تلاش میں آسانی کے لئے موٹر کار تیز برقی روشنی اور کتے فراہم کئے جائیں گے۔ ناجائز درآمد کا دوسرا ذریعہ روسی علاقے میں مصنوعی اشتراکی تجارتی کمپنیاں نقلی امریکی لیبل لگے ہوئے گھٹیا قسم کے سگریٹوں کے بدلے میں لاکھوں قیمتی مغربی مارک حاصل کر لیتی ہیں۔ یہ سگریٹ آہنی پردے کے ممالک میں تیار ہوتے ہیں۔ اور برلن کے مغربی حلقہ میں فروخت کئے جاتے ہیں۔

پٹسبرگ ۲۵ جنوری۔ سافٹ کول کی کانوں میں کام کرنے والے ۶۳ ہزار سے زائد مزدوروں اب تک ہڑتال جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گذشتہ چار ہفتے سے چار لاکھ کوئلہ کھودنے والوں نے ”کوئی معاہدہ نہیں“ کوئی کام نہیں“ کا اصول پکڑا ہوا ہے اور اپنے رہنماؤں کی ہدایت کے باوجود ۹۰ ہزار کارکنوں میں سے صرف ۲۶ ہزار نے کام شروع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

ہم نے ان کالموں میں الفضل کی کسی گذشتہ قریب کی اشاعت میں ہفت روزہ "ستارنگ" منٹگمری کا ایک نوٹ نقل کیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ اسلامی جماعت کہلانے والے کس طرح احراریوں کی کاسہ لیسی برداری کر رہے ہیں۔ اور کس طرح ان دونوں عاقبت نا اندیش جماعتوں کا گٹھ جوڑ پاکستان کے لئے مضر ہے۔ ہم نے کل الفضل میں جو سہ روزہ "کوثر" کا سہ روزہ "آزاد" احراری آرگن پر تعریفی تبصرہ نقل کیا ہے۔ اس سے بھی ہمارا ادعا یہی دکھانا ہے۔ کہ صالحیت اور تبلیغ اسلام کے پردے میں کس طرح یہ دونوں جماعتیں اپنے شنیع ارادوں کی تکمیل کے لئے متحدہ کوششوں میں منہمک ہیں۔ اور کس طرح وہ پاکستان کی وفادار جماعتوں پر الزام تراشی کر کے اپنے شنیع ارادوں کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہیں۔

دراصل یہ دونوں جماعتیں ایک ہی سانپ کے دو سر ہیں۔ جو مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو ڈس کر منتشر کر دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کو تباہی کے گڑھے میں گرانے اور دشمنان پاکستان کو ضرب لگانے کا موقعہ بہم پہونچانے کے شنیع ارادوں کو جن میں قبل از تقسیم ناکام رہے ہیں۔ اب ایک نئے طریقہ سے پاکستان کا اپنے تئیں واحد مالک بلا شرکت غیرے جتا کر پورا کیا جا سکے ہیں اس حقیقت کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر عقلمند پاکستانی جو دل سے اس کے قیام و استحکام کا متمنی ہے۔ ان گروپوں کی ذہنیت سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور ان کی صالحیت اور حکومت الٰہیہ کے فلک شگاف نعروں کے پس منظر کا صحیح صحیح ادراک رکھتا ہے

مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

ہمارا خدا جانتا ہے کہ اس سے ہمارا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے قبل از تقسیم نیک نیتی سے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ اور اب وہ اپنی غلطی محسوس کر کے تائب ہو چکے ہیں۔ اور دل سے پاکستان کے خیر خواہ بن گئے ہیں کوئی بدظنی پیدا کریں۔ محض اس وجہ سے کہ وہ احمدیت کے بھی دشمن ہیں۔ کیونکہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ جیسا کہ قرآن کریم میں بار بار بتایا گیا ہے۔ دینی اعتقادات کی تبدیلی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی بندے کے ہاتھ میں نہیں۔ اگر کوئی شخص محض اس خیال سے احمدیت کی مخالفت کرتا ہے کہ اس کو نیک نیتی سے اس کے اعتقادات سے اختلاف ہے۔ تو ہمیں اس کا ذرا بھی رنج نہیں۔ بلکہ ہم ایسے شخص کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ اور اس کے اعتراضات کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے موقف کی از سر نو جانچ پڑتال کا موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔

اس لئے محض اس وجہ سے کہ کوئی احمدیت کا مخالف ہے۔ ہمیں اس بات کا حق نہیں دیتا کہ ہم خوانخواہ اس کے دشمن بن جائیں اور اس کی طرف سے اپنے دل میں کینہ رکھیں۔ اور اسکو تہس نہس کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا اعتقاد ہمیں اسلام اور انسانیت کی آخری فتح پر یقین رکھنا سکھاتا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ احمدیت کا بدترین دشمن بھی ہو سکتا ہے کہ کسی وقت احمدیت کا بہترین دوست بن جائے۔ کیونکہ حضرت ختمی مآب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہم کو یہی سکھاتا ہے۔ جس طرح آپ اپنے ایذا دینے والوں اور پتھر مار کر آپ کے جسم اقدس کو زخمی کرنے والوں کے لئے دعا مانگا کرتے تھے۔ اور ان کی ہلاکت میں خوش نہیں تھے۔ اسی طرح ہم بھی اپنے ایذا دینے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور کسی طرح ان کی تباہی میں خوش نہیں ہیں۔

اس کے باوجود ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم جنہوں نے احمدیت کو سچا سمجھ کر قبول کیا ہے۔ اس کو دشمنوں کے جارحانہ حملوں سے بچانے کی کوشش کریں۔ جس میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم دوسروں کے اعتقادات کی غلطیاں بتائیں۔ اور ان کے حقیقی ارادوں کے چہرے سے وہ پردے ہٹائیں جو انہوں نے نہایت ہوشیاری سے اس پر ڈال رکھے ہیں۔ اور پاکستان کے قیام و استحکام کے تعلق تک یہ دکھائیں کہ توبہ کرنے والوں کی توبہ توبۃ النصوح ہے یا محض فریب ہے اس حق کو ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص توبہ کرتا ہے تبدیلی خود بخود اس کی حرکات و سکنات سے ٹپکنے لگتی ہے۔ دل کے بدلنے کے ساتھ آدمی کی ظاہری حالت بھی بدل جاتی ہے۔ اور دنیا خود بخود محسوس کرنے لگتی ہے۔ یہاں عظیم الشان انقلاب رونما ہوا ہے۔ لیکن اگر دل ہی تبدیل نہ ہو تو آدمی ریاکاری کے لاکھ مقدس عمامے پہن پہن کر نکلے۔ اس کی چال ڈھال پکار پکار کر بتا دیتی ہے کہ ع

نہفتہ کافرم و بت در آستیں دارم

اگر احراریوں اور اسلامی جماعت کہلانے والوں نے سچی توبہ کر لی ہے۔ تو ہم سے بڑھ کر اس بات سے کسی کو زیادہ خوشی نہیں ہو سکتی اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے واقعی سچی توبہ کر لی ہے۔ اور وہ مسلمانان پاکستان کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ میں شامل ہو کر پاکستان کی تعمیر میں ٹھوس حصہ لے رہے ہیں مسلمانان پاکستان کی اس واحد نمائندہ جماعت کا پہلا اصول یہ ہے کہ تمام مسلمانان پاکستان خواہ وہ کسی مذہبی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں سیاسی لحاظ سے سب مسلمان ہیں اور ان کے سیاسی حقوق برابر ہیں خواہ ایک دوسرے کو اعتقادی تفریق کی وجہ سے کافر ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ قائد اعظم نے ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار اس اصول کو واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اور ہر ایسی کوشش کو دبا دیا جو اس اصول کی خلاف ورزی کی حامل تھی۔

"کوثر" کے مدیر محترم سے ہم پوچھتے ہیں کہ جو احراری لیڈر قبل از تقسیم بہانگ دہل یہ کہتے تھے کہ پاکستان کا مطالبہ کرنے والی مسلم لیگ کی نکیل "مرزائیوں" کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ اب کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ

"یہ جماعت پاکستان کے قیام کی اصولاً مخالف وحدت ہند کی مذہباً حامی اور قادیان جانے کے لئے بے تاب ہونے کے باعث پاکستانی قومیت سے بے رغبت ہے۔"

پاکستانی قومیت کی بنیاد جس اصول پر رکھی گئی ہے وہ ہم نے اوپر بیان کر دی ہے۔ یعنی سیاسی نگاہ میں ہر فرقہ اسلام یکساں ہے پاکستانی قومیت کی یہ تعریف وہ ہے جس کی بنا پر قائد اعظم نے "مرزائیوں" کے مخالفین کو کئی دفعہ جھاڑ پلائی تھی۔ قائد اعظم کی تعریف قومیت میں اب کسطرح تبدیلی کر سکتے ہیں۔ اور خود مسلم لیگ ان کے لئے اپنی مسلمہ تعریف قومیت کو اگر بدلنا بھی چاہے تو کس طرح بدل سکتی ہے۔ کیا یہ اس کی ابن الوقتی نہیں سمجھی جائے گی۔ کہ جب ضرورت تھی تو سب فرقوں کو اس تعریف کے رو سے ایک قومیت میں شامل کر لیا۔ اور اب وقت نکل گیا ہے۔ تو بعض فرقوں کو دھتا بتا رہی ہے۔ پھر ایسی قومیت جو پل پل میں تبدیل ہوتی رہتی ہے کیا رکھتی ہے۔

اب بتائیے پاکستانی قومیت کا دشمن کون ہے احراری یا مرزائی؟ پاکستانی قومیت میں کون رخنہ اندازی کر کے ایک فرقہ کو جو اس کی بنیادی تعریف کے مطابق اس میں شامل ہے۔ اسے نکالنا چاہتا ہے اور اس طرح پاکستانی قومیت کی جڑ پر ہی کلہاڑی چلانا چاہتا ہے۔ اور اسکے اس شیرازہ کو پراگندہ کرنا چاہتا ہے۔ جو اس کو متحد و مستحکم کرتا ہے۔ بولئے پاکستان کا دشمن کون ہے؟ نرا صالحیت کا ڈھونگ یہاں پھر نہیں آسکتا۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری سمجھتا ہے۔

باقی رہا "وحدت ہند" کا سوال تو یہ سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ کہ پاکستان اس لئے نہیں بنا کہ مسلمان کسی دوسری قوم کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتا۔ چین اور مصر وغیرہ ممالک کی مثالیں موجود ہیں۔ بلکہ پاکستان اس لئے بنا ہے کہ برصغیر ہندوستان میں ایک انوکھی قوم کی اکثریت تھی۔ جو اپنی اکثریت کے دباؤ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس برصغیر سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے پر تلی ہوئی تھی۔ تقسیم کی اصل وجہ یہی ہے ورنہ بڑے سے بڑا کوئی مسلمان لیڈر بھی اصولاً تقسیم کا حامی نہیں تھا۔ اور جب تک تقسیم ناگزیر نہیں ہوگئی۔ "وحدت" کے نقطۂ نظر سے ہی بین الاقوامی سلجھاؤ کی کوششیں ہوتی رہیں۔ بلکہ اب بھی پاکستانی مسلمان زعما کی یہی رائے ہے۔ چنانچہ ہز ایکسی لنسی مسٹر محمد علی ہائی کمشنر پاکستان نے ابھی حال میں کناڈا میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"اگر ہندوستان میں مسلمانوں سے ناروا سلوک نہ کیا جاتا۔ تو آج پاکستان نہ ہوتا۔" (روزنامہ احسان ۲۳ جنوری ۱۹۵۰ء صفحہ ۵)

اس لحاظ سے وحدت ہند کے دو نظریئے تھے ایک مسلمان کا اور ایک ہندوؤں کا مسلمانوں کا نظریہ یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو وہی آزادی حاصل ہو جو ہندوؤں کو۔ ہندوؤں کا نظریہ یہ تھا کہ ہند صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ مسلمان اگر یہیں غلام ہو کر رہ سکتے ہیں۔ جب قائد اعظم کی بات میں مسلمانوں نے تقسیم کو ناگزیر سمجھ لیا۔ تو احراریوں نے ڈنکے کی چوٹ کانگرس کا ساتھ دیا

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے ہر سچا مسلمان یہی خواہش رکھتا ہے۔ کہ تمام دنیا کے ممالک مل کر ایک اسلامی خاندان بن جائے کیا نہیں ہے؟ ایک مسلمان دنیا کی تمام ملکی تقاسیم کو عاضی

(باقی دیکھئے صفحہ ۳ پر)

بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احمدی احباب سے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ایک سچے عاشق کی طرح ایمان کی قدر کرو اور اپنی توجہ علم اور عرفان الٰہی کیطرف مرکوز رکھو

مرتبہ :- مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم ۔ اے

ربوہ ۲۴ جنوری ۔ آج شام کے چار بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے معزز انڈونیشین دوست مسٹر باہرم رنگکوتی اور دیگر بیرونی ممالک کے احمدی مہمانوں کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی ۔ اور سورۂ بقرہ رکوع ۲ کی تلاوت کے بعد انگریزی زبان میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے :

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا میرا عموماً یہ طریق نہیں کہ جو پارٹی میں اپنی طرف سے دوں ۔ اس میں کسی قسم کی تقریر بھی کروں ۔ ہاں ہمارے دوسرے اداروں کی طرف سے جو پارٹیاں ہوتی ہیں ۔ اس میں میں موقعہ اور حالات کے مطابق نصائح کر دیتا ہوں ۔ لیکن اس موقعہ پر جبکہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے

بعض دوست سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا اعتراف کرتے ہوئے سمندر پار کے ملکوں سے آئے ہیں ۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ انہیں ان کے فرائض کی طرف جو یہاں مرکز میں رہ کر ان پر عائد ہوتے ہیں ان کو آگاہ کر دوں ۔ نیز اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کروں ۔ کہ حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی مدینہ میں کچھ ایسے لوگ تھے ۔ جو بظاہر تو مسلمان تھے اور مسلمانوں سے ملتے جلتے اور ان سے راہ و رسم رکھتے تھے ۔ لیکن حقیقتاً وہ اپنے نفس کو دھوکا دینے والے لوگ تھے ۔ اور ان کی منافقت ان کے چہروں سے آشکارا تھی ۔

قرآن کریم ابتداء میں ہی بلکہ پہلے سپارے کے شروع میں ہی ایسے لوگوں کی طرف نہایت

واضح رنگ میں اشارہ

کرتا ہے اور فرماتا ہے ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر یعنی اے لوگو تم میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں ۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ لوگ ہرگز مومن نہیں ۔ وہ خدا تعالےٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں ۔ اور ان لوگوں کو بھی جو خدا تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کیا ان کی دھوکہ بازی یا ان کی منافقت سے جماعت کو کوئی نقصان پہنچتا ہے ؟ یا پہنچ سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ یہ تو اپنے آپ کو ہی دھوکا دے رہے ہیں ۔ لیکن انہیں اتنی عقل نہیں کہ وہ یہ سمجھ سکیں ۔ کہ وہ خود دھوکا خوردہ ہیں ۔ دراصل بات یہ ہے ۔ کہ ان کے دلوں میں بیماری ہے ۔ اور وہ بیماری ان کی شقاوت اعمال کی وجہ سے بڑھتی ہی جاتی ہے :

اب اس کے بعد یہ

سوال پیدا ہوتا ہے

کہ آخر یہ معلوم کس طرح کیا جائے ۔ کہ کونسے لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ۔ اور کونسے ایسے ہیں جو سچے اور پاک مسلمان ہیں ؟ میں اس امتیاز کے لئے آپ کو ایک مثال بتاتا ہوں جس سے دونوں فریقوں میں فرق واضح ہو جائیگا دیکھو ایک کسان کھیت میں بیج ڈالتا ہے ۔ اور پھر اس کھیت میں پانی دیتا ہے ۔ اور اسکی نگھوالی کرتا ہے ۔ حتیٰ کہ اس کا نتیجہ ایک ہری بھری فصل میں اس کے سامنے آجاتا ہے ۔ لیکن ایک دوسرا شخص اپنی دولت اور سرمایہ کو ادھر ادھر پھینک کر ضائع کر دیتا ہے ۔ اور اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا ۔ یہی حالت سچے مومن اور منافق کی ہے ۔ سچا مومن قربانی کرتا ہے محنت کرتا ہے دعائیں کرتا ہے ۔ اور آخر اس کا نتیجہ حاصل کرتا ہے ۔ لیکن ایک منافق فقط اعتراض اور تمسخر کا طریق اختیار کرتا ہے ۔ جس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوتا ۔ اور وہ بالآخر خائب و خاسر رہتا ہے یاد رکھو کہ یہ

منافقین کا گروہ

وہ تھا ۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شامل تھے ۔ جو ان کے ساتھ چلتے پھرتے تھے ۔ اور انہی کے ساتھ رہتے سہتے تھے ۔ لیکن انہی کے متعلق اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے ۔ کہ وہ بدترین قسم کے لوگ ہیں اور انہیں انکے اعمال کی وجہ سے دردناک سزا ملے گی ۔

دیکھو ایک صحابی کا مقام کس قدر بلند ہے آج تمام دنیا کی نعمتیں ۔ تمام دنیا کی آسائشیں تمام دنیا کی دولتیں ملکر بھی ایک صحابی کی خاک پا کے برابر نہیں ہو سکتیں ۔ لیکن دیکھو انہی میں ملے جلے رہنے والے لوگ وہ بھی تھے ۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ جہنم کا ایندھن ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے نیکی کے بدلے ضلالت کو خریدا ہے ۔ اور وہ اپنی سرکشی اور گمراہی میں شب و روز مستغرق ہیں پس میں باہر سے آنے والے دوستوں کو جو سلسلے کی صداقت دریافت کرنے کے لئے اور اس دنیا میں حقیقی سچائی معلوم کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں ۔

نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ ایسے لوگوں سے بچیں ۔ قادیان میں بھی ان لوگوں کا ایک گروہ موجود تھا ۔ اور یہاں ربوہ میں بھی موجود ہے ۔ اور درحقیقت تمام الٰہی جماعتوں میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے صحابہ کی مثال دیکر یہ واضح کر دیا ۔ کہ صحابہ جیسے لوگ جن کی زندگی کا مقصد شمع نبوت پر فدا ہونا تھا ایسے لوگوں سے مستثنےٰ نہیں تھے ۔ میں یہ بھی کہوں گا ۔ کہ ایسے لوگوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ٹھہریں ۔ کیونکہ وہ جماعت کے مصلح نہیں ۔ بلکہ جماعت کے بگاڑنے والے لوگ ہیں ایسے لوگ جنہیں اللہ تعالےٰ نے منافقین کے زمرے میں شامل کیا ہے ، ان کی ایک خصوصیت اور بھی ہوتی ہے ۔ اور وہ یہ کہ یہ لوگ ہمیشہ کوئی نہ کوئی رخنہ پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں ۔ اور ان کے دل قومی درد اور رحم کے تقاضے سے ہمیشہ محروم رہتے ہیں کہتے ہیں

حضرت سلیمان کی عدالت

میں ایک دفعہ دو عورتیں پیش ہوئیں ۔ جن کا ایک بچے کے متعلق جھگڑا تھا ۔ ایک کہتی تھی ۔ یہ میرا ہے دوسری کہتی تھی یہ میرا ہے ۔ حضرت سلیمان نے فیصلہ کیا کہ بہت اچھا بچے کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے ان دونوں میں بانٹ دیا جائے ۔ اس پر اس بچے کی حقیقی ماں چیخ اٹھی کہ خدا کے لئے اس کے ٹکڑے مت کرو ۔ یہ بچہ میرا نہیں اس کا ہے اور دوسری عورت کہنے لگی کہ سبحان اللہ ۔ کیا منصفانہ فیصلہ ہے ۔ ان کے اس جواب سے حضرت سلیمان سمجھ گئے کہ بچہ کس کا ہے اسی طرح ان لوگوں کی حالت ہے ۔ اگر سلسلہ کو کوئی نقصان پہنچے تو انہیں خوشی محسوس ہوتی ہے حالانکہ سچے ایمان کی علامت یہ تھی کہ ان کے دل کے ٹکڑے ہو جاتے ۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے ۔

بعض لوگ ان باتوں کو سنکر کہتے ہیں کہ کیا ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئیں ؟

" میں کہتا ہوں ۔ کہ آنکھیں بند مت کرو ۔ بلکہ آنکھیں کھولو ۔ اور ایمان کی شناخت کرو ۔ اور جماعت میں داخل ہونے سے پہلے ہر ممکن طریق سے

سوچو ۔ سمجھو ۔ اور غور کرو

لیکن جب اللہ تعالےٰ تمہیں ایمان کی نعمت دے دے ۔ تو پھر ایک سچے عاشق کی طرح اسکی قدر کرو کیونکہ ایمان حاصل کرنے کے بعد تم زید یا بکر کی اطاعت نہیں کر رہے ہو گے بلکہ خدا کی اطاعت کر رہے ہو گے اور اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے اندر جنون پیدا کرے اور مجنون کی طرح اسکے احکام کی پیروی کرتا چلا جائے ۔ آج بعض لوگ شور مچاتے ہیں ۔ کہ دیکھو جی قادیان چھوڑ دیا اور قادیان چھوڑ کر یہاں آگئے میں کہتا ہوں کہ میں خدا کے حکم کی خاطر لاکھوں قادیان چھوڑنے کو تیار ہوں مجھے خدا عزیز ہے اور اسکے احکام عزیز ہیں ۔ اسکے علاوہ دنیا کی ہر چیز میرے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی پس میں اپنے معزز مہمانوں سے یہ کہوں گا کہ ہم نے انہیں کسی دنیوی لالچ یا دنیوی دولت کے لئے نہیں بلایا بلکہ

خدا تعالےٰ کی محبت

کے لئے بلایا ہے ۔ ہم نے انہیں قربانیوں کے لئے بلایا ہے ۔ اور محبت و ایثار کا سبق سکھانے کے لئے بلایا ہے ۔

اس موقعہ پر مجھے سابق وزیر اعظم انگلستان

مسٹر چرچل کے الفاظ یاد آتے ہیں۔ جب قوم نے انہیں ایک نہایت ہی نازک موقعہ پر اختیارات سنبھالنے کو کہا۔ مسٹر چرچل نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اے میری قوم میں تمہیں قربانیوں کی طرف بلاتا ہوں اور آنسوؤں اور آہوں کی دعوت دیتا ہوں۔ لیکن نتائج کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ اسی طرح میں آپ کو مخاطب کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ قربانی کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے احکام پر مجنونانہ عمل کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ اور نتائج کے متعلق قطعاً کوئی تردد نہ کرو۔ جس کے ہاتھ میں نتائج ہیں وہ انشاء اللہ العزیز اپنے سلسلے کو خود بار آور کرے گا اور اسے ہر قسم کی تباہی سے بچائے گا۔

پس یہ ہمارا اور یہ

ہمارا مقصد ہے

جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آئے تھے اسی طرح آج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس دنیا میں بھیجا ہے تا وہ اپنی گم شدہ بھیڑوں کو پھر ایک مرکز پر جمع کرے۔ کہتے ہیں ایک شخص کے دو بیٹے تھے اور ان دونوں کو اس نے اپنی جائیداد تقسیم کر کے باہر بھیجا تا وہ کمائی کر کے اس میں اضافہ کریں ان میں سے ایک بیٹے نے تو محنت کی اور اپنی رقم کئی گنا کر کے واپس آ گیا۔ دوسرا ایک عرصہ دراز تک باہر رہا اور اپنی تمام رقم فضولیات میں صرف کر دی پھر آخر ایک دن وہ واپس آیا تو باپ نے اس کی آمد کی خوشی میں بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا اس پر پہلے لڑکے نے اپنے باپ سے پوچھا کہ تو نے میری آمد پر تو کوئی دعوت نہ دی لیکن اس کی آمد پر تو نے جشن کا اہتمام کیا حالانکہ اس نے تیری جائیداد ضائع کر دی تھی۔ اس پر باپ نے کہا کہ اے میرے بیٹے تو تو میرے پاس تھا اور مجھے تیرے متعلق اطمینان تھا لیکن یہ تیرا بھائی ایک گم شدہ چیز تھی پس اس کے واپس ملنے پر خوشی کا اظہار ایک طبعی امر ہے۔ یہی چیز میں اب کہتا ہوں کہ اس وقت دنیا ایک کھوئی ہوئی چیز ہے وہ

اپنے خالق سے برگشتہ

ہے اور اپنی سرکشی میں آوارہ پریشان ہے پس جب تعلیم حاصل کر لو تو واپس جا کر خدا تعالیٰ کی کھوئی اولاد کو اس کی طرف واپس لاؤ۔ اس زمانہ میں اولاد اپنے روحانی باپ کو بھول گئی ہے مگر باپ نے اولاد کو نہیں بھلایا اور حضرت مسیح موعود کو اسے پھر واپس لانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور انہی کی ماتحتی میں ہم اس کام پر مامور ہیں۔ پس اپنی توجہ کو علم اور عرفان الٰہی کی طرف مرکوز رکھیں اور یہاں کی رہائش سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تا جب آپ واپس جائیں تو اپنے ملک کے لئے

جلسہ سالانہ ربوہ کے عام کوائف:-

جلسہ سالانہ کے تنظیمی نقشے کی ایک جھلک۔ انتظامات میں سیدنا حضرت امیر المومنین کا انہماک

(۴)

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

جلسہ گاہ

جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات حسب معمول براہ راست مکرم جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی سرانجام پاتے رہے امسال جلسہ گاہ گذشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع بنائی گئی۔ چنانچہ اس کا پھیلاؤ ۱۹۰×۱۹۰ فٹ کی بجائے ۲۵۰×۲۵۰ فٹ تھا۔ جس کے تین طرف سیڑھیوں کی شکل میں پختہ اینٹوں سے گیلریاں بنی ہوئی تھیں۔ اسی نسبت سے سٹیج کی لمبائی اور چوڑائی میں بھی اضافہ کر کے اسے ۵۰×۶۰ کے رقبہ میں تیار کیا گیا۔

گذشتہ سال زنانہ جلسہ گاہ کا پھیلاؤ ۱۰۰×۱۰۰ فٹ تھا۔ اس مرتبہ اسے بڑھا کر ۲۰۰×۲۰۰ فٹ کر دیا گیا۔

جلسہ گاہ اور اس کے قرب وجوار کے علاقے میں انتظام کو احسن طریق پر چلانے کے لئے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت کم و بیش انیس ۱۹ شعبے کام کر رہے تھے جس میں دیگر انتظامات کے علاوہ آب رسانی وصفائی۔ آلہ نشر الصوت خبر رسانی اور انتظام اسٹیج وغیرہ شامل تھے۔ امسال لاؤڈ اسپیکر کا انتظام بفضلہ اچھا رہا۔ ایک جنریٹر فیوز ہو گیا تھا۔ راتوں رات لاہور سے نیا جنریٹر منگا کر اسے بدل دیا گیا۔

دوران جلسہ میں اسٹیج کے کل چھ سو اٹھائیس ٹکٹ جاری کئے گئے۔ اسٹیج کے ٹکٹ جاری کرنے میں بالعموم صحابہ کرام امیر جماعتہائے احمدیہ غیر احمدی معززین ناظر صاحبان۔ افسران صیغہ جات علماء سلسلہ اور ضعیف و معذور کا خاص خیال رکھا گیا۔

بازار

امسال جلسہ کے موقعہ پر بازار کی چہل پہل ایک نرالی شان کی حامل تھی۔ نہ صرف یہ کہ اس مرتبہ گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ با رونق بازار لگا بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک سال کے اندر اندر ایسے حالات پیدا فرما دیئے کہ اس بازار میں ہر چیز بافراط میسر آ رہی تھی ہوٹلوں کے علاوہ حلوائیوں اور میوہ فروشوں کی دوکانیں اس کثرت سے لگی ہوئی تھیں کہ ربوہ کا بے آب و گیاہ میدان جہاں کبھی ہو کا عالم نظر آتا تھا۔ جنگل میں منگل کا منظر پیش کر رہا تھا۔ دکانوں

کی کل تعداد ۷۵ تھی۔ انہیں سے ۲۰ عدد دوکانیں تو اصل بازار میں تھیں اور باقی ۵۵ عدد دوکانیں اہل آبادی سے باہر رہائشی خیموں کے ایک طرف شامیانوں کے نیچے لگی ہوئی تھیں۔ عام نگرانی کے لئے ایک منتظم صاحب بازار مقرر تھے۔ جو اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ نمازوں کے اوقات اور جلسے کے دوران میں دوکانیں بند رہیں۔ چنانچہ بالخصوص سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے وقت دیکھنے میں آیا کہ بازار قریب قریب بالکل بند ہوتا تھا۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے مختلف اشیاء کی فروخت کے لئے ریٹ کارڈ مقرر تھا۔ لیکن اس ریٹ کارڈ پر اس مرتبہ کما حقہ عمل نہیں ہو سکا۔ اسکی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ خلاف توقع اس قدر دکانیں لگیں اور اس قدر انواع اقسام کی چیزیں فروخت ہوئیں کہ مختصر سا ریٹ کارڈ ان سب کے لئے کافی نہ ہو سکا۔

ریلوے کا انتظام

آمد و رفت کے سلسلے میں ریلوے کا انتظام بہت قابل تعریف تھا۔ جلسے سے قبل زائرین کو ربوہ تک پہنچانے کے لئے ایک سپیشل ٹرین چلائی گئی۔ اور اسی طرح جلسے کے بعد ۲۹ دسمبر کو بھی ایک سپیشل ٹرین چلی علاوہ ازیں دو ڈیزل کاریں بھی برابر چلتی رہیں۔ جو بار بار چکر لگا کر زائرین کو چک جھمرہ تک پہنچاتی تھیں۔ علاوہ ازیں بعض ڈیزل کاریں سیالکوٹ بدوملہی اور وزیر آباد بھی بھجوائی گئیں بعض مجبوریوں کے باوجود ریلوے کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ ایام جلسہ میں دو افسران مسٹر میر ٹرانسپورٹیشن آفیسر اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ڈیویژنل پرسنل آفیسر اپنے سیلونوں میں ریلوے اسٹیشن پر مقیم رہ کر ان تمام انتظامات کی نگرانی فرماتے رہے۔ اس سلسلے میں ہر دو ریلوے افسران اور ان کا عملہ خاص شکریہ کا مستحق ہے ریلوے پولیس کے انچارج قریشی محمد اقبال صاحب اے۔ ایس۔ آئی معہ پولیس گارد کے سٹیشن پر حفاظتی فرائض نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دے کر مسافروں کو ہر طرح آرام پہنچاتے رہے خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

شکریہ احباب

لالیاں پولیس اسٹیشن کے افسران و عملہ نے بھی جلسے کے ایام میں اہم خدمات سرانجام دیں۔ اس سلسلے میں خان زید اللہ خان صاحب ایس۔ ایچ۔ او اور خان کریم نواز خان صاحب اے۔ ایس۔ آئی خاص شکریہ کے مستحق ہیں مکرم جناب محمد اقبال صاحب پراچہ نے اس سال بھی نقل و حمل کی عام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنے پاس سے عارضی طور پر دو ٹرک عنایت فرمائے۔ جن سے سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں بہت مدد ملی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تبلیغی نقشے کی ایک جھلک

اس سے قبل ربوہ میں منعقد ہونے والے دوسرے جلسہ سالانہ کے کوائف احباب کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ اب مندرجہ ذیل سطور میں اس تنظیمی ڈھانچے پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جس کے ماتحت جلسے سے متعلق جملہ انتظامی امور کی سرانجام دہی عمل میں آئی۔

افسر جلسہ سالانہ

امسال بھی جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب ناظر ضیافت ہونے کی حیثیت میں "افسر جلسہ سالانہ" کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد دو نائب افسران جلسہ اور تین ناظم صاحبان (جنمیں ناظم جلسہ سالانہ ناظم سپلائی اور ناظم استقبال شامل تھے) کا تقرر عمل میں لایا گیا..... صاحبزادہ میاں عبدالمنان عمر صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب "نائب افسر جلسہ" کے طور پر کام کرتے رہے۔ افسر جلسہ سالانہ کے انچارج دفتر امسال بھی محمد شفیع اشرف ہی تھے۔ انتظامی امور کے متعلق تمام ریکارڈ رکھنا اور رپورٹیں مرتب کرنا آپ کے ہی ذمے تھا۔

کی ہدایت اور نیکی کا موجب ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جادۂ مستقیم پر قائم رکھے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

اسکے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

جسے آپ نے اپنے سابقہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیا اور ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے میں آپ کے تیار کردہ ریکارڈ سے بہت مدد ملی

نظامت جلسہ سالانہ } ناظم جلسہ سالانہ کے فرائض امسال بھی مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ہی ادا کئے۔ آپ کے ماتحت کم و بیش چوبیس منتظمین تھے جو اپنی اپنی جگہ آب رسانی، صفائی روشنی، رہائش، مہمان نوازی۔ اجرائے پرچی خوراک، بازار، طبی امداد۔ لنگر خانہ اور امور متعلقہ کے انچارج کی حیثیت سے کام کر رہے تھے ایام جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی رہائش قیام و طعام اور دیگر آسائش و آرام کے جملہ امور کی عملاً ذمہ داری آپ ہی کے سپرد تھی اور آپ ہی اپنے منتظمین نائبین اور معاونین کی مدد سے اس اہم ترین ذمہ داری کی کما حقہٗ ادائیگی کے لئے افسر صاحب جلسہ سالانہ کے سامنے جواب دہ تھے۔ گذشتہ قسطوں میں انتظامات کے متعلق جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مکرم شاہ صاحب نے تنظیمی صلاحیت کا پورا پورا مظاہرہ فرما کر اپنے ماتحت عملے سے اس خوبی سے کام لیا کہ آپ حسنِ کارکردگی کا ایک اعلیٰ معیار قائم کرنے میں کامیاب رہے۔

نظامت سپلائی } چوہدری حبیب اللہ صاحب واقفِ زندگی کو ناظم سپلائی مقرر کیا گیا تھا۔ آپ کے ماتحت قریباً آٹھ منتظمین تھے جو علیحدہ علیحدہ سبزی۔ لکڑی۔ گوشت۔ وصول آٹا انتظام کسیر، نقل و حمل اور تعمیرات وغیرہ کے انچارج تھے۔ ناظم صاحب سپلائی کے فرائض میں یہ شامل تھا کہ وہ ناظم جلسہ سالانہ کو ان کی ہر ضرورت کا سامان بر وقت مہیا کر دیں تا انہیں مہمانوں کو خاطر خواہ طریق پر آرام پہنچانے اور ان کی خدمت کرنے میں کسی بھی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ چنانچہ جہاں ناظم صاحب جلسہ سالانہ خاص ایام جلسہ میں جملہ امور کی سرانجام دہی کے اصل ذمہ دار تھے وہاں ناظم صاحب سپلائی جلسہ شروع ہونے سے کئی ماہ قبل سے ہی آئندہ پیش آنے والی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تگ و دو میں مصروف رہے۔ آپ نے اس خوش اسلوبی سے اس کام کو نبھایا کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے آپ کے کام سے خوش ہو کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے آپ کا نام پیش کیا۔

نظامتِ استقبال } مہمانوں کو خوش آمدید کہنا اور جلسہ ختم ہو جانے کے بعد ان کی واپسی کیلئے سہولتیں مہیا کرنے کیلئے جملہ انتظامات کی نگرانی کرنا جناب ناظم صاحب استقبال و مشایعت کے فرائض میں داخل تھا۔ امسال یہ فرائض چوہدری صلاح الدین صاحب واقفِ زندگی نے محنت سے ادا کئے۔

معاونین } افسر جلسہ سالانہ ناظمین اور منتظمین کے علیحدہ علیحدہ دفاتر قائم تھے کام میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے مذکورہ بالا افسران کے نائبین کو کاموں کی نوعیت کے اعتبار سے دو علیحدہ علیحدہ گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اول نائب افسران صیغہ۔ دوم انچارج دفتر۔ جہاں نائب افسران صیغہ جات مذکورہ بالا افسران کی ہدایات کے ماتحت امور مفوضہ کی سرانجام دہی کی نگرانی کرتے تھے وہاں دفاتر کے انچارج صاحبان جملہ احکامات اور دیگر امور کا ریکارڈ محفوظ رکھنے اور رپورٹیں مرتب کرنے کے ذمہ دار تھے۔ علاوہ ازیں ہر صیغہ میں افسر نائب افسر صیغہ اور انچارج دفتر کے علاوہ معاونین علیحدہ علیحدہ تھے۔ جن کے ہاتھوں امور متعلقہ کی سرانجام دہی فی الحقیقت عمل میں آتی تھی۔

نگرانی } نظامتوں کے کام کی نگرانی کرنے کے لئے ہر سال افسر صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے انسپکٹروں کا تقرر عمل میں لایا جاتا ہے۔ امسال یہ فرائض مکرم غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب نے سرانجام دیئے۔ نظامتِ جلسہ سالانہ میں کام کی وسعت کے ماتحت ان کا اپنا انسپکٹر علیحدہ تھا۔ چنانچہ اس جداگانہ نگرانی کے فرائض صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ادا کرتے رہے۔

کو آرڈی نیشن } جملہ نظامتوں کے درمیان باہمی تعاون اور کام میں تسلسل قائم رکھنے کیلئے کو آرڈی نیشن کے نام سے ایک علیحدہ محکمہ قائم تھا۔ اس محکمہ کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کے انچارج کے فرائض حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ادا فرمائے۔ جناب افسر صاحب جلسہ سالانہ بعض اہم امور کی سرانجام دہی میں صدر انجمن احمدیہ کی جملہ نظارتوں کا تعاون بھی حضرت میاں صاحب کی معرفت ہی حاصل کرتے رہے۔

اجرائے پرچی خوراک کا انتظام ناظم صاحب جلسہ سالانہ کی نگرانی میں سرانجام پا رہا تھا۔ اس کا علیحدہ طور پر جائزہ لینے اور جانچ پڑتال کرنے کے لئے جناب ناظر صاحب اعلےٰ کی طرف سے ایک علیحدہ افسر مقرر تھا۔ چنانچہ ناظر صاحب اعلےٰ کی زیرِ ہدایت اس فرض کو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا کیا۔

جلسے کے انتظامات میں حضرت امیر المومنین کا ذاتی انہماک

اس میں شک نہیں کہ جلسے کے جملہ انتظامات جناب ناظر صاحب اعلےٰ اور افسر جلسہ سالانہ کی زیرِ نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ لیکن یہ نگرانی خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی براہ راست ہدایات کے ماتحت ہی عمل میں آتی ہے چنانچہ امسال بھی تمام انتظامات کے بخیر و خوبی انجام پذیر ہونے میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ اور ذاتی انہماک کا خاص دخل تھا۔ حضور نے اخراجات اور دیگر انتظامات کے بارے میں جلسہ شروع ہونے سے بہت قبل ہی متعلقہ افسران کو نہ صرف ہدایات دیں بلکہ ایک ایک تفصیل کو اس طرح ذہن نشین کر دیا کہ تمام ذمہ دار کارکنوں پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ ان میں ہر ایک کے فرائض کیا کیا ہیں اور ان کی ادائیگی میں کن امور کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ محض بجٹ کی تفصیلات پر بحث کرنے میں ہی حضور نے تین دن صرف کئے۔ چنانچہ اس بحث کے نتیجے میں کام سہولت اور تیز رفتاری کے ساتھ ہوتا چلا گیا۔ اور کسی ایک موقعہ پر بھی اخراجات کے بارے میں افسران کے ذہن میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہوا۔

پھر جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے یہ حضور کی ہی توجہ خاص کا نتیجہ تھا کہ انتہائی نامساعد حالات میں جلسے سے قبل دو سو عدد بیرکس بن کر تیار ہو گئیں انتظامات مکمل ہو جانے پر ۲۴ دسمبر کو حضور نے معائنہ فرمایا۔ اور جہاں کوئی خامی نظر آئی اس کے فوری ازالہ کے متعلق ہدایات و احکامات صادر فرمائے علاوہ ازیں ایام جلسہ میں تمام صیغہ جات کی رپورٹیں طلب فرما کر حضور اس بات کا اطمینان فرماتے رہے کہ تمام امور بخیر و خوبی سرانجام پا رہے ہیں۔

خوش نصیب کارکن

ذیل میں ان خوش نصیب کارکنوں کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے فرائض کو نہایت محنت جانفشانی اور اخلاص کے ساتھ ادا کیا اور ان کے خلوص و انہماک سے متاثر ہو کر افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مختلف اوقات میں ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائے خاص کیلئے پیش کئے :-

(۱) مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب معلم الواقفین (نائب منتظم تقسیم روٹی)

(۲) چوہدری حبیب اللہ صاحب سیال بی۔ اے واقف زندگی (ناظم سپلائی)

(۳) پروفیسر مسعود احمد صاحب بی اے آنرز بی ٹی واقف زندگی (نائب منتظم روشنی)

(۴) پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ اے واقف زندگی (منتظم مہمان نوازی)

(۵) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ (نائب ناظر لنگر خانہ)

(۶) صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔

(۷) چوہدری غلام احمد صاحب واقف زندگی۔ (انچارج دفتر سپلائی)

(۸) چوہدری صلاح الدین صاحب ایم اے واقفِ زندگی (ناظم استقبال)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جلسے کے انتظامات میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے علاوہ جامعہ احمدیہ مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ اور طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ تمام کارکنان کو اس قربانی و ایثار کا بہترین اجر عطا فرمائے جس کا انہوں نے ایام جلسہ میں ایمان افروز مظاہرہ کیا اور آئندہ بھی انہیں خدمات سلسلہ نہایت ذوق و شوق سے بجا لانے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین۔

(مرتبہ مسعود احمد)

اہلیہ صاحبہ بھائی چوہدری عبد الرحیم صاحب کی وفات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

پشاور سے اطلاع ملی ہے کہ اہلیہ صاحبہ بھائی چوہدری عبد الرحیم صاحب وفات پا گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ محترمی بھائی صاحب اس وقت قادیان میں درویشی زندگی گذار رہے ہیں اور درویش ہونے کے علاوہ احمدیت میں سابقون اولون میں سے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس صدمہ میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

مرحومہ نہایت نیک اور خدمت گذار خاتون تھیں محترمی بھائی صاحب کے ساتھ ان کی شادی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجویز اور تحریک کے مطابق ہوئی تھی۔ محترمی بھائی صاحب (جو میرے استاد بھی ہیں) بسا اوقات ذکر فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرحومہ کے ساتھ ان کی شادی کی تحریک فرمائی تو بھائی صاحب نے (جو بھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) یہ خیال کر کے کہ یہ بیوہ ہیں کچھ انقباض کا اظہار کیا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:- "میاں عبد الرحیم تم میری بات مان لو ان شاء اللہ تمہارے لئے یہ شادی بابرکت ہوگی۔" بھائی صاحب بیان کیا کرتے ہیں کہ حضور کے یہ الفاظ سن کر میں نے اس تجویز پر شرح صدر کا اظہار کیا اس کے بعد میری اس بیوی نے ہماری طویل زندگی میں مجھے اس طرح آرام پہنچایا اور میری اولاد کی اور میرے لئے ایسی بابرکت ثابت ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ بہر حال مرحومہ (جو خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور مولوی فضل دین صاحب وکیل کی ہمشیرہ تھیں) ایک بہت نیک اور بے نفس اور خدمت گذار خاتون تھیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور محترمی بھائی صاحب اور مرحومہ کی اولاد اور دیگر عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۱

پانچ فروری ——— یومِ دفترِ دوم

۱۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ر فروری سنہ ۵۰ء کو دفتر دوم کی مضبوطی کے لئے خاص کوشش کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

۲۔ حضور نے اُس کی ذمہ واری خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمائی ہے۔ اگر آپ اپنی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد یا زعیم ہیں تو آپ کو ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

۳۔ فوری طور پر اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال یا سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے مل کر ایسے احباب کی فہرست تیار کر لیں۔ جو تحریک جدید میں شامل نہیں

۴۔ ان سب دوستوں کو ۵ر فروری کو منعقد ہونے والے جلسہ میں شمولیت کی دعوت دیں۔

۵۔ جلسہ میں جماعت کے اکابرین سے تحریک جدید کی اہمیت پر تقاریر کروائیں۔

۶۔ اس کے بعد اِن دوستوں سے وعدے لیں اور جو دوست پھر رہ جائیں انکے گھروں پر وفود کی صورت میں جائیں اور دفتر دوم کے لئے وعدے لیں۔

۷۔ اسبات کی پوری تسلی کر لیں۔ کہ آپکی جماعت کا کوئی نوجوان ایسا باقی نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

۸۔ وعدوں کی مکمل فہرست کی ایک نقل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال کریں۔ تا حضور آپ سب کیلئے دعا فرمائیں۔ ایک نقل اپنی جماعت کے سکرٹری صاحب تحریک جدید کو دے دیں۔ اور ایک اپنے پاس رکھیں۔

اللہ تعالیٰ حضور کے منشاء کے مطابق آپکو کام کی توفیق عطا فرمائے

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وی پی آرہے ہیں

اس وقت تک انتظار کے بعد جن خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی ہے اُن کی خدمت میں وی پی بھجوائے جارہے ہیں ۔

۱۹۳۱۷	ملک عطاء اللہ صاحب
۱۹۴۹۴	مرزا سیف اللہ صاحب
۱۹۶۹۵	محمد صادق صاحب
۱۹۷۳۸	سید مسعود مبارک
۱۹۷۴۶	محمد عبد الصمد
۱۹۷۹۴	بشیر احمد صاحب
۱۹۹۱۴	الیف ۔ ڈی چال صاحب
۱۹۹۴۷	بشیر احمد صاحب
۱۹۹۴۹	نذیر احمد نکودر
۱۹۹۶۷	غلام حیدر صاحب

شکریہ احباب

میرے محترم والد صاحب مولوی بازل الرحمٰن صاحب ۱۲/۹ ۵۰ کو وفات پا گئے جس پر بہت سے احباب نے تعزیت نامہ ارسال کئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے قدرے مشکل ہے ان تمام احباب کی ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ (خاکسار حسین المحاسن راولپنڈی)

جس کسی کو علم ہو ۔ ان کے پتہ سے پتہ ذیل پر ہمیں اطلاع دیں ۔ اگر وہ خود اخبار میں پڑھیں تو بھی اطلاع دیں ۔

خاکسار حافظ قاری فتح محمد ظفر لہ الصمد مغلپورہ گنج مین بازار معرفت محمد اسماعیل شیر فروش

تلاش گمشدہ

میں مسماۃ رفیقاں (عرف فیقی) بنت اسمٰعیل قوم راجپوت ساکن بند ضلع حصار بیوی تنگلا ولد غلام حسین قوم راجپوت ساکن جھپڑ ریاست جیند ۔ میں اب کمال ڈیرہ تحصیل کنڈیارہ ضلع نواب شاہ سندھ ۔ میں رہتی ہوں ۔ مجھ کو بھائیوں (۱) رفیق (عرف فنا) (۲) عبد الرحمٰن (عرف جیجو) (۳) ماما عیسب اور بلو ولد شرف علی قوم راجپوت ساکن نگار ضلع رہتک کا کوئی پتہ نہیں ۔ اسلئے اگر کسی بھائی کو ان میں سے کسی کا علم یا خود یا سطور پڑھ لیں تو مہربانی فرما کر اپنے پتہ کا معرفت حکیم محمد مرسل احمدی کمال ڈیرہ کے اطلاع دیں ۔ یا آکر مجھ کو مل لیں ۔

خاکسار محمد مرسل احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ (سندھ)

(۲) مکرمی پیرجی اسد اللہ شاہ صاحب احمدی جو لدھیانہ میں محکمہ سول میں ملازم تھے کا تقسیم ملک کے بعد کہیں پتہ نہیں لگ سکا ۔ ایک غیر احمدی دوست سید حمایت علی شاہ صاحب ان کے متعلق سخت تلاش میں ہیں ۔ پیرجی خود یا کوئی اور صاحب جن کو معلوم ہو اطلاع کریں کہ وہ کس پتہ پر ہیں ۔

خاکسار محمد عبد اللہ مقرب بی اے پسرور

(۳) ایک مولانا احمد علی صاحب ہوشیارپوری نے ہوشیارپور خاص میں مدرسہ سبیل الرحمٰن کھول رکھا تھا ۔ دوسرے مولوی دین محمد صاحب خطیب وھاریوال اور فارسی ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ تھے ۔ مذکورہ بالا دو صاحبان

درخواست ہائے دعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں اور آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے احباب دعا فرمائیں (عبد الرشید ارشد ریل بازار چنیوٹ)

میری ہمشیرہ بعمر ۳ سال بہت بیمار ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔ (عبد السلام کارکن دفتر الفضل لاہور)

اشتہار زیر دفعہ ۵ ۔ رول ۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سینئر سب جج صاحب بہادر لاہور

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی ۳۲/۱۹۴۹ء

۱ ۔ سیدہ زہرہ بیگم بیوہ سید عزیز اللہ شاہ ساکن رتن باغ لاہور (۲) سید نعیم احمد شاہ (۳) سید نسیم احمد شاہ نابالغان پسران سید عزیز اللہ شاہ بسرپرستی مسماۃ زہرہ بیگم والدہ خود .... سائلان

بنام

۱ ۔ سیدہ بشریٰ بیگم زوجہ مرزا المبشر الدین محمود احمد صاحب رتن باغ لاہور حال ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ (۲) سیدہ ناصرہ بیگم زوجہ میاں شریف احمد ساکن کراچی حال ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ (۳) سید کلیم اللہ ولد سید عزیز اللہ شاہ ساکن رتن باغ لاہور

بابت درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی ترکہ سید عزیز اللہ شاہ متوفی لاہور .... مسئول علیہم

بنام عوام الناس

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان سیدہ زہرہ بیگم وغیرہ نے درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی گذاری ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام عوام الناس جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر کسی کو درخواست میں عذر ہووے تو وہ بتاریخ ۱۴ر ماہ فروری ۱۹۵۰ء کو بمقام لاہور حاضر عدالت ہذا میں پیش ہو گا ۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی ۔

آج بتاریخ ۱۲ر ماہ جنوری ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت ...

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس

۱ ۔ والٹن ٹریننگ سکول ۔ لاہور چھاؤنی کے بورڈنگ ہاؤس میں یکم اپریل ۱۹۵۰ء تا اکتیس مارچ ۱۹۵۱ء کے عرصہ کے دوران میں مندرجہ ذیل اشیاء کی بہم رسانی کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں ۔

(۱) اشیائے خوردنی ایندھن ۔ کوک وغیرہ جس میں ب سے د تک کی اشیاء شامل نہیں ۔

(ب) دودھ

(ج) گھی خالص

(د) گوشت

۲ ۔ ٹینڈر زیر دستخط کنندہ ذیل کو ۲۵ر فروری ۱۹۵۰ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں ۔ ۲۷ر فروری ۵۰ء کو بوقت دس بجے صبح موقعہ پر حاضر ہو جانے والے ٹینڈر دہندگان کے سامنے کھولے جائیں گے

۳ ۔ علیحدہ علیحدہ ٹینڈر فارم معہ ضروری شرائط وضوابط سپرنٹنڈنٹ صاحب والٹن ٹریننگ سکول کے دفتر سے بقیمت ایک روپیہ فی فارم ۳۰ر جنوری سے ۱۸ر فروری ۵۰ء تک ۹ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک دستیاب ہو سکتے ہیں ۔

نوٹ : ۔ بذریعہ ڈاک طلب کرنے پر ہر فارم کی قیمت ایک روپیہ چھ آنے ہوگی ۔

دستخط : ۔ آصف حیات خان

سپرنٹنڈنٹ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی

احمدی اپنے اخلاق اور اسلامی شعائر کی پابندی کی وجہ سے ہر جگہ دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں

حبشہ کا ملک ایک سرے سے دوسرے سرے تک اسلام اور احمدیت سے روشناس ہو چکا ہے

مصری احمدی بھائی السید الحمید ابراہیم آفندی کی تقریر

لاہور ۲۴ جنوری آج شام ایک دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ہمارے مصری احمدی بھائی السید عبد الحمید ابراہیم آفندی نے فرمایا میں جس ملک میں بھی گیا۔ وہاں کے احمدیوں کو اپنے اسلامی شعائر اور پاکیزہ اخلاق کی وجہ سے دوسروں سے نمایاں اور ممتاز پایا۔ جوں جوں میں مرکز سلسلہ کے قریب ہوتا جاتا ہوں۔ یہ امتیاز اور زیادہ نمایاں نظر آ رہا ہے۔ یہ چیز بجا طور پر جماعت احمدیہ کے لئے فخر کا موجب ہے۔ اور اسکی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ آپ نے حبشہ میں تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں کا تعلیم یافتہ طبقہ احمدیت کو قبول کر رہا ہے اور اب یہ ملک ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک احمدیت اور اسلام سے روشناس

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

آپ نے عربی میں تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ جس نے انہیں مرکز سلسلہ میں آکر مزید دینی تعلیم حاصل کرنے اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی زیارت کرنے کی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے آپ کے ملک کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے لئے منتخب کر کے عربی ممالک پر بالخصوص اور دیگر ممالک پر بالعموم یہ حجت قائم کر دی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کسی ایک ملک یا زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ درحقیقت یہی ملک جو مختلف ادیان اور مختلف زبانوں کا مرکز ہے۔ اس امر کا مستحق تھا کہ اللہ تعالےٰ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا اُسے مرکز قرار دیدے

آپ نے اپنے قبول احمدیت کی تفصیل بتاتے ہوئے مختلف احمدی جماعتوں کا ذکر کیا۔ اور اس ضمن میں فلسطین کی احمدی جماعت کے اخلاص اور وہاں کے مبلغ مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل کی مساعی کو بہت سراہا۔ اور فرمایا اس جماعت کو دیکھکر میرا ایمان تازہ ہو گیا۔ اور میں نے یہ عہد کر لیا کہ میں اب جس جگہ بھی جاؤں گا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے لوگوں کو منور کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ چنانچہ جب میں کاروبار کے سلسلے میں حبشہ کے ملک میں گیا تو وہاں کے باشندوں تک پیغام حق پہنچایا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں اسوقت کم و بیش ۲۸ تعلیم یافتہ اشخاص احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ جن میں وہاں کے بعض رؤسا بھی شامل ہیں۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اخلاص سے وہاں پر مصروف تبلیغ ہیں۔ اور اب ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک حبشہ کا سارا ملک احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ہم نے حبشہ کے بادشاہ کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا تھا۔ جس کا اس پر بہت گہرا اثر تھا۔ امید ہے کہ وہاں کے بعض رؤسا اپنے بیٹوں کو دینی تعلیم کے لئے سلسلہ احمدیہ کے مرکز میں بھی بھیجیں گے۔ لیکن میں نے چاہا کہ انکے یہاں آنے سے قبل میں خود مرکز سلسلہ میں آؤں اور احمدیت کو اسکے گہوارہ میں سیکھ کر پھر وہاں جاکر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دوں۔ احباب دعا کریں کہ جس مقصد کو لیکر یہاں آیا ہوں اللہ تعالےٰ اسمیں مجھے کامیاب کرے ترجمانی کے فرائض جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ادا فرمائے

پنجاب میں کپاس اوٹنے کا کام

پنجاب کے موجودہ موسم کپاس میں کپاس اوٹنے کا کام بڑی تیزی سے جاری ہوا یکم ستمبر ۴۹ء سے ۱۳ جنوری ۵۰ء تک تقریباً تین لاکھ من کپاس صوبہ میں جا ٹو فیکٹریوں میں اوٹی گئی تھی۔ پاکستان کے قیام میں پہلی دفعہ اس صوبہ کی کپاس اوٹنے والی فیکٹریاں ایسی مختلف اقسام کی سعاری کپاس مہیا کر رہی ہیں۔ جن کی بین الاقوامی منڈی میں کافی مانگ ہے۔ کئی سالوں کے بعد پہلی دفعہ صوبہ کے کپاس والے رقبہ میں ترقی کا پتہ ملتا ہے ۴۶ء کے بڑے سے بڑے رقبہ کی تعداد ۲۰ لاکھ ایکڑ سے زائد اراضی پر مشتمل تھا۔ جب پر کپاس کاشت کی جاتی تھی لیکن ۴۸ء میں زیر کاشت رقبہ تقریباً ۱۵ لاکھ ایکڑ تک گھٹ کر رہ گیا تھا۔ حال ہی میں کپاس کی جو فصل اوٹی گئی ہے اس کا تخمینہ موجودہ اندازے کے مطابق ۱۷ لاکھ ایکڑ سے اوپر رہنے کا ہے۔ پنجاب میں زیادہ تر امریکن کپاس بوئی جاتی ہے۔ جس کے لئے بیرونی ممالک کی منڈیوں میں بڑی مانگ ہے۔ اس صوبہ میں دیسی کپاس بشکل مجموعی پیداوار کا ایک فیصدی ہوتی ہے۔ اس وقت اس فصل کی کل پیداوار کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ بہر حال خیال کیا جاتا ہے کہ کل رقبہ کے مقابلہ میں مجموعی پیداوار میں اور بھی اضافہ ظاہر ہوگا۔ اس قیاس کی تصدیق کپاس اوٹنے والے کارخانوں کی مجموعی پیداوار کے اعداد سے ملتی ہے خوش قسمتی کی بات ہے کہ پاکستانی روپیہ میں تخفیف نہ ہونے کے باوجود قیمتیں اچھی اور متوازی ہی ہیں

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

سمجھتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ اسلام کے ذریعہ ایک دن تمام دنیا ایک ہو جائے گی۔ اس نقطۂ نظر سے کوئی مسلمان بھی "وحدت ہند" کے خلاف نہیں تھا۔ مگر ہندوؤں کی عارضی غلامی بھی کسی طرح برداشت نہیں کی جا سکتی تھی۔ اگر ہندوؤں کے ساتھ مسلمان بھی آزادی کی نعمت سے سرفراز ہو سکتے تو وحدت یا تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن ہندوؤں کے تعصب کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا ہندوؤں کی اس متعصبانہ ذہنیت کو مسیح موعود علیہ السلام۔ موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ اور دوسرے افراد جماعت نے نہایت وضاحت سے بے نقاب کیا۔ ہندوؤں سے مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ یہ ذہنیت انسانیت کے ہی منافی ہے خواہ کسی قوم میں ہو

اس لئے جس طرح دوسرے بڑے سے بڑے لیگی مسلمانوں نے تقسیم کے اصول کو مجبوراً مانا جماعت احمدیہ نے بھی مانا۔ مگر احراریوں نے اپنی جداگانہ اغراض کے ماتحت نہ کہ کسی اصول کی بناء پر ہندوؤں کے "وحدت ہند" کے نقطۂ نظر سے قائد اعظم کی یہانتک مخالفت کی کہ اس کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ اور آخری وقت تک توبہ نہ کی بلکہ اب بھی نہیں کی۔ قرائن اس کی صاف چغلی کھا رہے ہیں اور اسلامی جماعت والوں کی انہی سے سانٹھ گانٹھ بھی چھپتی ہے۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ولادتیں

(۱) ۲۰ دسمبر ۴۹ء کو اللہ تعالےٰ نے مرزا سلطان بیگ صاحب ریلوے گارڈ تبورا (مشرقی افریقہ) کو اپنے فضل و کرم سے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ مولودہ میری نواسی ہے۔ احباب بچی کی درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

مرزا عبد الحمید کلرک دفتر بیت المال ربوہ

(۲) اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اس احقر کو آج صبح ۲۰ دسمبر ۴۹ء بروز منگل دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بشیر احمد نام تجویز ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم احمدیت بنائے

خادم عبد الحق راولپنڈی

(۳) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۲/۱۳ ۴۹ کو تیسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت نومولودہ کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ خادم دین بناوے۔

خاکسار منظہر حسین عباسی منشری خادم لائلپور چھاؤنی

(۴) خاکسار کو ۵ ماہ جنوری ۱۹۵۰ء فرزند تولد ہوا ہے احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد نواز ماسٹر ضلع لاڑکانہ

تلاش

چوہدری رحیم داد صاحب ساکن سری پور ہزارہ تحم مہاجر قادیان عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہیں گمشدگی سے ایک برس پہلے وہ کراچی میں بکری کا کاروبار کرتے تھے ان کے اہل و عیال سخت پریشان ہیں اور کاروبار کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ جو دوست ان کے پتہ سے قریشی محمد اقبال صاحب مینیجنگ پروپرائٹر قریشی برادرز کمیشن ایجنٹس سائونہ پٹیر روڈ کراچی کو مطلع کریں گے ان کی خدمت میں علاوہ شکریہ کے نقد انعام بھی پیش کیا جائیگا۔ اگر یہ سطور چوہدری رحیم داد صاحب کی نظر سے گذریں تو براہ کرم فوراً اپنے گھر کراچی تشریف لے آئیں۔

قریشی محمد اقبال مینیجنگ پروپرائٹر قریشی برادرز سائونہ
بیپر روڈ کراچی